# SENATE OF PAKISTAN

## SENATE DEBATES

*Saturday, October 06, 2007*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past eight in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

فتعٰلی اللّٰہ الملک الحق لآ الٰہ الآ ھو ربّ العرش الکریم۔ و من یدع
مع اللّٰہ الٰھًا اٰخر لا برھان لہ بہٖ فانّما حسابہٗ عند ربہٖ انّہٗ لا یفلح
الکٰفرون ۔ و قل رّبّ اغفر وارحم و انت خیر الرّٰحمین ۔

ترجمہ :۔ سو اللّٰہ بہت ہی عالی شان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے سوا اور
کوئی معبود نہیں عرش عظیم کا مالک ہے اور جس نے اللّٰہ کے ساتھ اور
معبود کو پکارا جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اسی کے
رب کے ہاں ہوگا بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے اور کہو اے میرے
رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ المومنون آیات۱۱۵۔۱۱۸)

# SENATE OF PAKISTAN

# SENATE DEBATES

*Saturday, October 06, 2007*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifty five minutes past eight in the morning with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

---------------------

*Recitation from the Holy Quran*

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتعٰلی اللہ الملک الحق لآ الہ الاّ ھو ربّ العرش الکریم۔ و من یدع مع اللہ الٰھًا اٰخر لا برھان لہ بہٖ فانّما حسابہٗ عند ربہٖ انّہٗ لا یفلح الکٰفرون۔ و قل ربّ اغفر وارحم و انت خیر الرّٰحمین۔

ترجمہ:۔ سو اللہ بہت ہی عالی شان ہے جو حقیقی بادشاہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں عرش عظیم کا مالک ہے اور جس نے اللہ کے ساتھ اور معبود کو پکارا جس کی اس کے پاس کوئی سند نہیں تو اس کا حساب اسی کے رب کے ہاں ہوگا بے شک کافر نجات نہیں پائیں گے اور کہو اے میرے رب معاف کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(سورۃ المومنون آیات ۱۱۵۔۱۱۸)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

I will just read out the Panel of Presiding Officers.

In pursuance of sub rule 1 of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a Panel of Presiding Officers for the 40th Session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Ahmad Ali.
2. Senator Mir Israr Ullah Khan.
3. Senator Kamran Murtza.

As agreed with the colleagues that they will take points of order till 9.25 and then we will end the Business of today and I will request the colleagues to be brief so that more and more people can be accommodated. Raza Sahib.

DISCUSSION ON THE RE-ELECTION OF GENERAL PERVEZ MUSHARRAF, AS THE PRESIDENT OF PAKISTAN

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا نہایت شکرگزار ہوں کہ آج آپ نے مجھے یہ موقع فراہم کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ویسے تو سینیٹ کے بہت سارے اجلاس ہوئے ہیں اور تمام دوستوں نے اور بشمول میرے، کھڑے ہوکر نہایت ہی سنگین خطرات جو وفاق کو لاحق رہے ہیں، ان پر گفتگو کی اور اپنی positions واضح کی ہیں لیکن شاید آج کا جو اجلاس ہے، وہ وفاق پاکستان کی تاریخ کا اہم ترین اجلاس ہے کیونکہ آج پاکستان ایک defining moment of history پر آ کھڑا ہوا ہے۔ آج جو تھوڑی

دیر کے بعد انتخابات صدر کے لیے ہو رہے ہیں، شاید پاکستان کی تاریخ میں اتنے controversial یا اتنے dark clouds جو ہیں، وہ کسی انتخاب پر نہیں ہوئے۔ میں یہاں پر یہ بات بڑے واضح الفاظ میں Floor of the House پر ایک بار پھر reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی بالخصوص اور متحدہ اپوزیشن کی یہ ایک position رہی ہے کہ ہمیں کسی بھی صورت میں ایک باوردی صدر قابل قبول نہیں ہے کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایک باوردی صدر پاکستان کے آئین کے مترادف ہے اور پاکستان کے آئین میں اس کی کسی قسم کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ اسی طرح ہم یہ بات بھی بڑے واضح طور پر سمجھتے ہیں اور اس بات کو بارہا کہتے چلے آ رہے ہیں کہ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ یہ ماورائے آئین ہے کہ ایک شخص دو عہدے یا in the service of Pakistan ہوتے ہوئے وہ صدر کا انتخاب لڑے۔ دوسری بات بڑی واضح ہے جو ہمارے سامنے ہے، وہ یہ ہے کہ ہم یہ بات سمجھتے ہیں کہ موجود اسمبلیوں کے ذریعے سے صدر کا انتخاب قانونی طور پر درست نہیں ہے۔ ایک اسمبلی جو خود اپنی مدت پوری کر رہی ہو، اگلے دو یا تین ہفتوں میں وہ ایک نیا mandate پانچ سال کے لیے کسی کو نہیں دے سکتی۔ یہ بات بھی ہمارے سامنے بالکل واضح ہے۔ لہذا ان دو باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ آج کا جو انتخاب ہو رہا ہے، اس انتخاب سے پاکستان پیپلز پارٹی جو ہے، وہ abstain کرے گی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمان کے ممبران اور پاکستان پیپلز پارٹی کے صوبائی اسمبلیوں کے جو ممبران ہیں، وہ ایوانوں میں نہیں جائیں گے اور voting میں حصہ نہیں لیں گے، وہ abstain کریں گے۔

جناب والا! ہم یہ بات واضح طور پر کہنا چاہتے ہیں کہ مخدوم امین فہیم صاحب کو پاکستان پیپلز پارٹی نے file کیا ہے۔ مخدوم امین فہیم صاحب کا نام آج ballot paper پر موجود ہے لیکن وہ بڑا واضح ہے کہ ہم نے انہیں اس لیے file کیا تھا تاکہ وہ جنرل مشرف کی candidature کو challenge کر سکیں اور وہ انہوں نے کیا اور وہ اس وقت سپریم کورٹ کے سامنے ہیں۔ یہ چند گزارشات تھیں جو میں آپ کے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں۔ وقت کی کمی کے باعث اور چونکہ دیگر دوستوں نے بھی اظہار خیال کرنا ہے، میں آپ کا ایک بار پھر نہایت شکر گزار ہوں۔

جناب چیئرمین: پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد :بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میرے بھائی قائد حزب اختلاف، میاں رضا ربانی نے کہا ہے کہ یہ شاید پاکستان کی تاریخ کا اہم ترین اجلاس ہے۔ میں اس میں یہ بھی اضافہ کروں گا کہ یہ ستم ظریفی ہے کہ یہ اہم ترین اجلاس غالباً مختصر ترین اجلاس بھی ہے اور جس طرح ہمیں بلایا گیا ہے، وہ مضحکہ خیز ہے۔ دستور اور قواعد اس بات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ سینیٹ کا اجلاس مناسب نوٹس پر بلایا جائے تاکہ سب لوگوں کو اطلاع ہو اور اگر یہ پتا تھا کہ 16 اکتوبر کو یہ ضرورت پڑنی ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمیں proper notice نہیں دیا گیا۔ پیچھے پیچھے جو دستور کے نام پر جو کھیل کھیلے جا رہے ہیں، یہ ملک کی سیاست کو نہایت ہی خطرناک اور نہایت ہی شرمناک سمت کی طرف لے جا رہے ہیں۔

جناب والا! اس کے بعد میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں، دنیا کی تاریخ میں اور جمہوری تاریخ میں یہ پہلا عجوبہ ہوگا کہ ایک sitting General کو ملک کی صدارت کے لیے candidate مانا جائے، اس کا نام ballot پر General کے ساتھ لکھا جائے، اس دستور کے تحت جس میں لکھا ہوا ہے کہ فوج کا کوئی افسر سیاست میں حصہ نہیں لے سکتا۔ وہ دستور جس کے تحت جو بھی ان کو fig leaf servival کے لیے ملا تھا، وہ 31 دسمبر 2004 کو ختم ہو گیا اور جو اعلان اور جو عہد انہوں نے قوم کے سامنے کیا تھا اور یہ کہہ کر کیا تھا کہ ہمارے agreement کے سات نکات ہیں اور ان سات نکات کی بنیاد پر MMA نے ہماری تائید کی۔ ایک، دو، تین اور چار--- ساتواں نکتہ یہ ہے کہ میں عہد کرتا ہوں کہ 31 دسمبر 2004 سے پہلے پہلے وردی اتار دوں گا۔ یہ وعدہ خلافی، یہ دستور کی مخالفت اور اس کی violation ہے۔ وہ اس کے بعد سے de facto صدر تو ہیں لیکن de jure صدر نہیں ہیں اور اس وقت ان کو بطور صدر candidate تسلیم کرنا unconstitutional ہے، یہ illegitimate ہے، یہ immoral ہے۔ ان تینوں بنیاد پر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری تاریخ کا تاریک دن ہے، جمہوریت کے لیے یہ ایک المیہ ہے اور اس میں پارلیمنٹ بھی جو کردار ادا کر رہی ہے، وہ اسی نوعیت کا کردار ہے جو اس سے پہلے جسٹس منیر

نے ادا کیا ہے کہ اس ملک کو جمہوریت کی پٹری سے اتار کر آمریت' intervention اور باوردی صدر کا راستہ کھول دیا ہے۔ اب بھی وقت ہے ' میں تمام اراکین پارلیمنٹ کے ضمیر کو یہ دعوت دینا چاہتا ہوں کہ خدا کے لیے سوچیئے کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں۔ دستور ' قانون ' سیاست ' اخلاق ' جمہوریت ' ہم ان سب کا دعوٰی کرتے ہیں ' جمہوریت اور قانون کی پاسداری کا دعوٰی کرتے ہیں لیکن ہم اس طریقے سے جمہوریت کا قتل کر رہے ہیں۔

جناب والا! میں ایم ایم اے ' اے پی ڈی ایم کی طرف سے یہ واضح اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری نگاہ میں ہر اعتبار سے یہ انتخاب ایک تماشا' ایک ڈھونگ اور ایک ظلم ہے اور ہم ہر stage پر اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم نے وجیہہ الدین صاحب کو by decision propose کیا اور میں بھی propose کرتا ہوں۔ اس کی صرف ایک وجہ تھی اور میں نے یہ کہہ کر کیا کہ یہ انتخاب نہ جیتنے کے لئے ہے نہ ہارنے کے لئے ہے۔ یہ ہماری قانونی جنگ کا ایک حصہ ہے۔ یہ ہماری جمہوری رسومات کا ایک حصہ ہے۔ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ کس طریقے سے ملک کے دستور کو violate کیا جا رہا ہے۔ ہم نے اس کو demonstrate کر دیا۔ ہم اپنے موقف پر قائم ہیں۔ ہم نے طے کیا ہے کہ ہم اس الیکشن کا بائیکاٹ کریں گے اور اگر یہ نام نہاد ڈرامہ ہو بھی جاتا ہے تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ قوم' ملک اسے کبھی تسلیم نہیں کریں گے۔

یہ House of Lords کی طرح بیٹھ جائے گا۔ اب بھی وقت ہے کہ راستہ بدلیے۔ دستور کے مطابق کام کیجیے۔ جناب چیئرمین! جمہوریت کا بنیادی اصول یہ ہے کہ mandate ایک متعین وقت کے لئے ہوتا ہے۔ Robert Russel نے بڑی اچھی بات لکھی ہے کہ اگر Election for life ہو جائے تو یہ جمہوریت کی موت ہے۔ جمہوریت کی یہ normal بات ہے کہ mandate بار بار ملنا چاہیے۔ تین سال' چار سال' پانچ سال مدت متعین کی جاتی ہے اور جب تک کے نیا mandate نہ مل جائے اس وقت تک آگے کا کام جمہوری نہیں ہوتا۔ ساتھ یہ بھی کہتا چلوں جناب والا! کہ اس ملک میں سینیٹ' قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کی حیثیت Electoral College کی ہے۔ Mandate لیے بغیر نیا President مقرر نہیں ہو سکتا۔ امریکہ میں بھی چاہے direct voting ہوتی ہو لیکن دراصل وہ اس direct voting کے ذریعے سے ایک electoral college منتخب کرتے ہیں اور وہ electoral college ہی President کا انتخاب کرتا ہے۔

یہاں بھی وہی صورتحال ہے کہ نئے mandate کے بغیر electoral college وجود میں نہیں آیا ہے۔ جو electoral college وجود میں نہیں آیا ہے وہ جناب نیا صدر منتخب نہیں کر سکتا، جو electoral collegeموجود ہے اس کا mandate باقی نہیں رہا ہے۔

جمہوری اعتبار سے، قانونی اعتبار سے، اخلاقی اعتبار سے، سیاسی اعتبار سے، دستوری اعتبار سے جو ڈھونگ ہم کرنے کے لئے جا رہے ہیں خدا کے لئے اس سے اجتناب کیجیے اور اس ملک میں جمہوریت کو آنے دیجیے۔ میں APDM اور MMA کی طرف سے اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ ہم اس الیکشن کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ اس الیکشن کے نتائج کو قوم تسلیم نہیں کرے گی، پارلیمنٹ تسلیم نہیں کرے گی ہم تسلیم نہیں کرتے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: سردار مہتاب احمد۔

سینیٹر سردار مہتاب احمد خان: جناب چیئرمین! بہت شکریہ آپ کا کہ آج جس طرح محترم فاضل اراکین نے مجھ سے پہلے پروفیسر خورشید احمد نے اور لیڈر آف دی اپوزیشن میاں رضا ربانی صاحب نے کہا کہ آج کا اجلاس نہایت اہم ترین ہے لیکن جناب والا! آج کا اہم ترین اجلاس پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں جہاں بہت سے سیاہ ترین دن ہیں، آج اس میں ایک اور دن کا اضافہ ہے کہ جب ایک پارلیمان کے ذریعے ایک آمر جو اس ملک کی جمہوریت کا قاتل ہے، اس نے آٹھ سال قبل ایک منتخب حکومت کو ختم کرنے کے بعد، اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد اس کے ہر ریاستی ادارے کو تہس نہس کیا، اس کی جڑوں کو اکھاڑا اور وفاق کے اس اصول کو پامال کیا۔ ان آٹھ سالوں کے اندر اس رسم کو جاری رکھا جو جنرل یحییٰ نے اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے، اپنے اقتدار کو جاری رکھنے کے لئے، اس ملک کے 1971 میں جو دو ٹکڑے کئے جنرل مشرف نے اسی رسم کو جاری رکھا اور اپنے اقتدار کے لئے اس نے ہر اس لاقانونیت اور آئین سے بالا ہر قدم اٹھانے کی کوشش کی جس سے جنرل پرویز مشرف کا اقتدار تو بحال رہا ہے لیکن اس ملک کے آئین کا، اس ملک میں جمہوریت کا جو بنیادی ڈھانچہ ہے عوام کے مستقبل کا، وہ کھوکھلے سے کھوکھلا ہوتا گیا۔ آج یہ بڑے دکھ اور افسوس کا دن ہے اور سچی بات ہے کہ پاکستان کے سولہ کروڑ عوام کے لیے دردناک دن ہے جب ایک آمر پارلیمان کے ذریعے اور میں

افسوس سے کہتا ہوں کہ آج اس قوم کے ساتھ بڑا دھوکہ ہو رہا ہے۔ آج اس الیکشن کے نام پر بڑا فراڈ ہو رہا ہے کہ جب ایک اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں جن کا انتخاب پانچ سال کے لیے ہوا اور جن کا اپنا life span اگلے دو چار ہفتوں میں ختم ہو رہا ہے، وہ ایک فوجی سپہ سالار کو وردی میں آئندہ پانچ سال کے لیے منتخب کرنے جا رہی ہیں۔ دنیا میں جہاں نہایت بدترین، برائے نام جمہوریت ہو، وہاں پر بھی شاید ایسا کبھی نہ ہوا ہو۔ افریقہ میں اگر کہیں ہوا ہو تو ہمیں علم نہیں ہے لیکن ہمارے سامنے جو مہذب دنیا ہے، اس میں کبھی ایسا نظر نہیں آیا۔ افسوس یہ ہے کہ اس قوم کے سامنے پارلیمان کے نام پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اور پارلیمان کے ذریعے ڈالا جا رہا ہے۔ میں پروفیسر خورشید صاحب کی تائید کرتا ہوں، ان کی اس دکھ بھری، دردناک اپیل کی تائید کرتا ہوں اور میں پارلیمنٹ کے اراکین سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس قوم پر یہ ظلم، زیادتی نہ کریں کہ وہ پارلیمنٹ اور وہ اسمبلیاں، اگلے چند دنوں میں جن کی زندگی تمام ہونے جا رہی ہے، وہ ایک آمر کو فوجی وردی میں اس ملک میں منتخب کر کے جمہوریت کے نام پر صدارتی انتخاب کا ڈھکوسلا نہ کھڑا کریں۔

جناب والا! یہ ویسے ہی ہے کہ جیسے ایک اسمبلی اگلی آنے والی اسمبلی کے لیے بجٹ پاس کر کے چلی جائے۔ جیسے ایک اسمبلی آئندہ آنے والے وزیر اعظم کا انتخاب کر کے چلی جائے۔ اس قوم کے ساتھ بڑا مذاق ہو رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک میں جو جمہوریت پسند قوتیں ہیں، جو جمہوری جماعتیں ہیں، یہ ساری قوم ایک طرف کھڑی ہے اور صرف ایک مخصوص ٹولہ جس نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے کہ اس نے اس ملک میں آئین سے بالاتر ہو کر، آئین کی دھجیاں اڑا کر اپنی ذاتی خواہشات کو پورا کرنا ہے اور اقتدار کے ساتھ چمٹے رہنے کے لیے اپنے آپ کو پھر اپنے زور سے پابند کرنا ہے تو میں آپ کو یقین سے کہتا ہوں کہ یہ جو اتنا controversial election صدر کا ہو رہا ہے، یہ جنرل مشرف کو یاد رکھنا چاہیے کہ شاید وہ اس نام نہاد انتخاب کے ذریعے منتخب ہو بھی جائے لیکن وہ اس قوم کے سامنے پانچ سال نہیں گزار سکے گا۔ یہ بڑا defining moment ہے، یہ قوم دیکھ رہی ہے۔ آپ کو شاید اس وقت بے بس نظر آتی ہو، شاید جنرل پرویز مشرف کو یہ قوم بے بس نظر آتی ہو لیکن مجھے یہ نظر آتا ہے جنرل مشرف! یہ قوم اب بے بس نہیں ہے۔ اس ملک کے ادارے، جو بڑے عرصے سے دبے ہوئے

ہیں، انشاء اللہ اب ان کی awakening کا وقت ہے، یہ پاکستان کی تاریخ کے defining moments ہیں، سب لوگ، یہ قوم دیکھ رہی ہے، اس ملک کی civil society دیکھ رہی ہے، انشاء اللہ جنرل مشرف کا اقتدار زیادہ وقت نہیں گزارے گا۔ مجھے پانچ سال تو کہیں نظر نہیں آتے، یہ اگر پانچ مہینے بھی گزار جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کی بڑی اچھی قسمت ہوگی۔ میں پروفیسر خورشید صاحب کی اس بات کی تائید کرتے ہوئے کہ ہم نے APDM کی سطح پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اس شرمناک کھیل کا حصہ نہیں بنیں گے۔ جنرل مشرف کے انتخاب کے لیے اگر اس کے ساتھ کچھ لوگ ہیں تو وہ نام نہاد انتخاب کے ڈھونگ سے بے شک اس کو منتخب کر لیں، ہم نے نہ اس کو پہلے تسلیم کیا اور نہ اب تسلیم کریں گے اور انشاء اللہ یہ بتائیں گے کہ اس انتخاب میں یہ قوم شامل نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں باضمیر democrats شامل نہیں ہیں۔ اس ملک میں جو ضمیر والا طبقہ ہے، جو civil society ہے، وہ اس انتخاب کو کسی طریقے سے بھی قبول نہیں کر سکتی اور ہم اس کا بائیکاٹ کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے دن یہ دیکھیں گے کہ جنرل مشرف کا یہ ڈھکوسلا، یہ house of cards, جس پر اس نے اپنی عمارت تعمیر کی ہے، انشاء اللہ اس ملک کے لوگ اس کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے اڑائیں گے۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: عبدالرزاق تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم (وفاقی وزیر برائے بلدیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman! I am grateful to you that you have granted me some time.

میں political history میں نہیں جاؤں گا، میں recorded حقائق پیش کروں گا، اس کے بعد آپ دیکھیں۔

Sir, LFO was formed. What recommendations we made, I was the member, which you have not taken into consideration but

subsequently parties, I do not name, brought the 17th amendment, who is responsible? By 17th amendment, the President has been allowed with the uniform up to 15th November. That is by amendment in the Constitution by the Parliament. If you don't accept the Parliaments, then where we should go? That was also by way of Supreme Court judgement in Zafar Ali Shah case, in that he was in dual power, that was the Apex Court on which everybody relies. Then sir, it is argued

کہ یہ اسمبلی دو صدر کو منتخب نہیں کرسکتی تو where we were جب local bodies کے elections ہوئے تو دونوں provincial assemblies نے local bodies کے ایک دفعہ ناظمین چنے پھر ابھی recently چنے because they were in existence یہ اسمبلی بھی ابھی existence میں ہے، صدر کا time آ گیا ہے، وہ الیکشن لڑنا چاہتا ہے، وہ matter subjudice ہے اس کی qualification کا، میں اس پر کچھ نہیں کہوں گا۔

جناب! اگر history میں جائیں تو جو بھی civilian صدر آئے ہیں کسی نے tenure complete نہیں کیا۔

I take from Mr. Farooq Leghari, Mr. Ghulam Ishaq, Mr. Tarar, they have not completed and history shows that and why you do not condemn? No General or anybody dissolved the assemblies? They were all civilian Presidents, all the time, in days of People's Party, in days of Nawaz Sharif, they have done it. Now where we to go?

Now, at least to that extent that he wants to contest and he will leave post as a General. So, at least we are going on the path of democracy and new elections are coming in, *Insha Allah* would be free and fair, we should support these things. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Babar Khan Ghouri.

میں نے پہلے ہی عرض کیا تھا کہ مختصر رکھیں کیونکہ پانچ منٹ اور ہیں

**سینیٹر کامل علی آغا** (وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور)، جناب! یہ کیا طریقہ کار ہے؟ تین بولتے ہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر ادھر سے بولیں گے تو ان کو اعتراض ہے، یہ کیا بات ہوئی۔

**جناب چیئرمین**، نہیں، نہیں بولیں، غوری صاحب! بولیں۔

**سینیٹر بابر خان غوری** (وزیر برائے بندرگاہیں و جہاز رانی)، جناب! یہ یکطرفہ traffic نہیں چلے گی۔

**سینیٹر کامل علی آغا**، عجیب صورت حال ہے۔

**سینیٹر بابر خان غوری**، جناب! بات یہ ہے کہ آج ہمارے کچھ معزز اراکین نے اپنی اپنی آراء پیش کیں۔ یہ جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور جمہوریت کے اندر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ دوسرے کی بات سنیں اور آپ کے اندر اتنی برداشت ہونی چاہیے۔ آپ اپنی ساری بات کر لیتے ہیں اور جب کوئی جواب دینا چاہے، کوئی اپنی بات کہنا چاہیے تو آپ شور شروع کر دیتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب عمل نہیں ہے۔

آپ یہ بات سوچیے کہ ہمارے ایک محترم پروفیسر خورشید صاحب نے ابھی کھڑے ہو کر تقریر کی اور انہوں نے criticise کیا کہ ہمارا وعدہ ہوا تھا اور صدر صاحب وعدے سے مکر گئے۔ آپ جب کوئی deal کرتے ہیں، کوئی agreement کرتے ہیں تو وہ دو طرفہ ہوتا ہے، یکطرفہ نہیں ہوتا، یہ نہیں ہے کہ میں آپ سے آپ کی گاڑی خریدنے کا کہوں اور اس کی ایک رقم طے ہو، میں رقم pay نہ کروں اور آپ سے روز demand کروں کہ آپ نے گاڑی نہیں دی۔ آپ نے جو وعدے کئے تھے، آپ نے ان کے اندر کہاں کہاں وعدہ خلافی کی، اس پر بھی ذرا نظرثانی کریں، اس پر بھی نظر ڈالیں۔

آپ کو پھر وردی کی اتنی problem ہو رہی ہے، آپ فوج کے سامنے منافقانہ عمل نہ کریں، آپ یہ بتائیں کہ آپ کو گیارہ سال وردی نظر نہیں آئی جب آپ ضیاء الحق کی حکومت

کے ساتھ لگے رہے جب آپ ان کی کابینہ کے وزراء بنے رہے، آپ کو اس وقت وردی بہت پسند تھی؛ آج آپ کے لیے وردی problem بن گئی ہے۔ وردی issue نہیں ہے، issue صرف یہ ہے کہ اقتدار میں حصہ چاہیے، اقتدار میں شراکت چاہیے، اگر ان کو عوام پسند نہیں کر رہی، وہ اقتدار میں شامل نہیں ہو پا رہے تو ٹھیک ہے کہ ہمیں وردی پسند نہیں ہے، ہمیں چہرہ پسند نہیں ہے۔ یہ وہی صورت حال ہوئی ہے جب کوفہ کے اندر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو نواسے تھے، ان کو جب کوفے والوں نے بلایا تو بلانے کے بعد پانی تک نہ دیا بلکہ ان کی شہادت ہوئی، ان کو شہید کیا گیا۔ اسی طریقے سے وجیہ الدین صاحب کے ساتھ کیا گیا، ان کے جو proposer, seconder بنے اور ان کو vote بھی نہیں دے رہے، ان کو مروا دیا۔ ان کی یہ صورت حال ہے، یہ ایک طرف صدارتی election ہو رہا ہے، اس کو endorse کر رہے ہیں، آپ کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ آپ کا عمل یہ کہتا ہے، آپ نے اس میں participation کی، آپ نے اس میں اپنا candidate کھڑا کیا، آپ نے propose اور second کیا، آپ نے اس کی scruitiny میں participation کی۔ آپ نے Election Commission میں اعتراضات اٹھائے اور اس process کے عمل میں حصہ رہے۔ اس طریقے سے ہمارے People's Party کے ساتھی ہیں، انہوں نے بھی اپنا ایک candidate کھڑا کیا، آپ نے کس کے لیے کھڑا کیا، آپ کا مقصد کچھ بھی تھا لیکن آپ اس election کا حصہ بنے۔ اب آپ کے یہ کہنے سے، آپ کی بات کرنے سے یہ عمل الگ نہیں ہو جاتا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ مشرف صاحب کو وردی میں President نہیں مانتے، ٹھیک ہے، یہ آپ کا عمل ہے، آپ نے بات چیت کیوں کی، آپ نے deal کیوں کی، پھر آپ نے Ordinance کیوں نکلوایا؟ آپ نے کیوں کہا کہ یہ cases معاف کئے جائیں، یہ cases ختم کئے جائیں، یہ کون سا دوہرا عمل ہے؟

عوام اتنے بے وقوف نہیں ہیں، آپ سارے کام بھی کرائے جائیں اور اس کے بعد کہیں کہ یہ کام غلط ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو بات کی گئی ہے، یہ صحیح نہیں تھی، ایک طرف قومی مفاہمت کی بات ہو رہی ہے اور جو تقاریر ہو رہی ہیں، ان کو زہر بھرا ہوا ہے، یہ بہت ہی نامناسب بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عباسی صاحب نے یہ بات کی کہ یہ ہمارے لیے ایک شرمناک عمل ہے، بالکل ہے، آپ کے لیے بالکل ہے' اس لیے ہے کہ آپ کے ساتھ voters نہیں ہیں، آپ نے اچھا کیا کہ آپ boycott کر رہے ہیں کیونکہ آپ کے پاس process پورا کرنے کے لیے لوگ نہیں ہیں۔ آپ نے پھر عوام کے ساتھ ایک اور دھوکہ کیا' آپ نے اے پی ڈی ایم کے plateform پر کہا کہ ہم استعفے دے رہے ہیں لیکن آپ نے Senate سے نہیں دیے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ Senate کے اندر تین سال کے لیے ہمیں ابھی allowances لینے ہیں، ہمیں تین سال کے لیے Senate کے اندر بیٹھنا ہے، تنخواہیں وصول کرنی ہیں، privilleges لینے ہیں۔ آپ نے اس جگہ سے استعفیٰ دیا' آپ کو پتا ہے کہ جہاں پر ایک مہینے کے بعد elections ہونے والے ہیں' ایک ماہ بعد وہ خود بخود ختم ہونے والی ہے' اگر آپ ایک سال پہلے استعفے دیتے تو شاید آپ کی بات میں کوئی وزن ہوتا' اس لیے کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو بار بار کہی جا رہی ہے کہ اتنے لوگ استعفے دے چکے ہیں اور صدر پاکستان کے لیے Electoral College کے اندر لوگوں کی موجودگی نہیں ہے۔ آپ پاکستان کے تمام elections اٹھا کر دیکھ لیں، کسی بھی election کے اندر 40%, 45%, 35% votes پڑتے ہیں اور وہ 35%, 40% جو votes پڑتے ہیں' اس کا 20%, 30%, 40% کوئی لیتاہے تو پھر وہ MNA, MPA اور Senator بنتا ہے۔ اس کے بعد وہ وزیر اعظم پاکستان بنتا ہے یا دوسرے اہم عہدوں پر فائز ہوتا ہے لیکن وہ total votes maximum 30% لیتا ہے جبکہ President of Pakistan انشاء اللہ 55% سے 60% votes لیں گے۔ ایسا کوئی problem نہیں ہے' اگر 1100 voters ہیں' اس میں سے 100, 200 نے resign کر دیا تو وہ process کوئی متاثر نہیں ہوتا' نہ ہی اس پر کوئی question mark آتا ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ آپ جو جو یہاں پر بات کر رہے ہیں' اس کے اندر آپ عملاً دکھائیے۔ ابھی عباسی صاحب نے یہ بات کہی کہ ہمیں افسوس ہے کہ جمہوری عمل نہیں ہے، بدترین جمہوری آمریت جو تھی، نواز شریف صاحب کے دور میں تھی، انہوں نے جہاں پر Governor راج لگائے، منتخب حکومتوں کو dismiss کیا اور تمام ترامیم کیں۔ یہ آئین کی بالادستی کی بات کر رہے ہیں،

اس وقت آئین کی کتنی ترامیم ہوئیں، ایک ترمیم رہ گئی تھی جو امیر المومنین بننے والی تھی، وہ نہیں ہوئی، اس وجہ سے اس بات پر ان کو اعتراض ہے کہ شاید وہ جمہوری عمل نہیں ہے، وہ کونسا جمہوری عمل تھا، یہ بھی ساری بات ہے۔

وہ آج کل یہ اعتراض کر رہے ہیں، یہ Ordinance جاری کیوں کیا، People's Party سے مفاہمت کیوں کی۔ میرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نواز شریف صاحب نے People's Party سے پہلے agreement کیا، ان کا پہلے میثاق جمہوریت کے طور پر agreement ہوا، ان کو اس وقت خیال نہیں آیا کہ ان کے پاس کونسے cases ہیں، انہوں نے ہی وہ cases بنائے تھے۔ نواز شریف کے دور کے اندر ہی تمام قوتیں People's Party کے خلاف corruption کے cases بنانے کے لیے لگی ہوئی تھیں۔اس کے بعد جب ان کو ضرورت ہوئی تو آپ نے مفاہمت کی لیکن اگر حکومت سے agreement ہوتا ہے ، حکومت قومی مفاہمت پر ان سے کوئی بات کرتی ہے ، حکومت قومی مفاہمت کے تحت کوئی آرڈیننس نکالتی ہے تو یہ اس کو criticise کرتے ہیں اب یہ دہرا عمل ختم ہو جانا چاہیے ۔ آج الیکشن ہونے جا رہا ہے ،ہم جشن کی تیاریاں کریں ، آپ مانیں نہ مانیں آپ تقاریر ضرور کریں گے کیونکہ آپ کو عوام میں اپنی face saving کرنی ہے۔ آپ کو پورا موقع دیا جا رہا ہے حالانکہ آج الیکشن کا دن ہے لیکن آپ کو تقاریر کا پورا موقع دیا جا رہا ہے ۔ آپ اپنی face saving کرنا چاہیں کریں ۔ آپ لاکھ الزامات لگائیں لیکن عوام جانتی ہے کہ آپ کا کیا کردار رہا ہے ۔ لہذا دہرا معیار نہیں ہوگا اور انشا اللہ تعالیٰ وہ صدر منتخب ہوں گے اور آج جشن میں آپ اوپر سے نہ سہی دل سے آپ ہمارے ساتھ ہیں۔بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Mr. Chairman: We will now take up today the Ordinances of day's agenda because it is 9.25 a.m we have to finish at 9.30 a.m.

(مداخلت)

جناب چیئرمین، نہیں ابھی voting ہونی ہے ۔ مہربانی کرکے ذرا سینیٹ والوں کو

پہلے ووٹ دینے کے لیے جانا ہے۔ میں نے پہلے ہی اعلان کردیا تھا۔ چلیں عبدالرحیم خان کو لے لیتے ہیں۔ مختصر رکھیں that is the last person جی عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔ابھی اور وقت نہیں ہے۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں پہلے آپ کے سامنے آئین کا آرٹیکل ۶ پڑھنا چاہتا ہوں۔

(1) Any person who abrogates or attempts or conspires to abrogate , subverts or attempts or conspires to subvert the Constitution by use of force or show of force or by other un-constitutional means shall be guilty of high treason.

(2) Any person aiding or abetting the acts mentioned in clause (1) shall likewise be guilty of high treason.

(3) *[Majlis-e-Shoora* (Parliament)] shall, by law, provide for the punishment of persons found guilty of high treason.

جناب والا! عرض یہ ہے کہ Constitution کا subvertion بارہ اکتوبر 1999 کو ہوا اور پھر Gun point پر ' یہ سچ آپ نہ چھپائیں۔ gun point پر پھر آپ نے LFO کے ذریعے فوجی جنرل کو تمام اداروں پر بالادست رکھا۔ جناب! ہمارے آئین میں ہے Article 270 (a) کے تحت دو بار indemnity ہوئی ہے ۔یعنی جو جرائم آپ نے Constitution کے خلاف کیے ۔ آپ نے ان کو indemnity کرنے کی کوشش کی۔ یہ سب illegitimate تھے ۔ آج کے الیکشن میں جو candidate ہے جو gun اٹھائے ہوئے آیا ہے۔یہاں لوگ فرما رہے تھے کہ پندرہ نومبرتک انہیں اجازت ہے۔ پندرہ نومبر تک وہ candidate گن لیے ہوئے آ رہا ہے۔ جب وہ کامیاب ہو گا زور سے ' بندوق کے زور سے تو اس کے بعد وہ گن اتارے گا۔ جناب والا! یہ ہے پوزیشن۔ جناب! یہ actually آج کا جو so-called election of Presidential ہے یہ in subversion of the Constitution ہو رہا ہے اور میں تمام Parliament کے

ممبران سے اور وہ جو Electoral College ہے اس کے ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اس Constitution کے subversion میں شریک نہ ہوں۔ یہ اصل میں وہ عمل ہے ' یہ ٹھیک ہے ابھی انہوں نے Gun Point پر تمام یہ so-called legality اپنے لیے بنائی ہے لیکن وہ gun point پر ہے illegitimate ہے۔ آئین کے خلاف ہے بلکہ Constitution کا subversion ہے۔

جناب والا! اس حوالے سے ہماری پختونخواہ عوامی ملی پارٹی ' پونم ' اے پی ڈی ایم ' ہم اس عمل میں نہ صرف شریک نہیں ہیں بلکہ اس کو ہم subversion سمجھتے ہیں۔ہم تمام ملک کے عوام سے یہ درخواست اور اپیل کرتے ہیں کہ تمام جو ناجائز عمل ۱۲ اکتوبر۱۹۹۹ء سے آج تک ہوئے یا کئے گئے ہیں اس کا خاتمہ ہو اور یہ جو so called reconciliation ہے اس کے بارے میں ' میں عرض کروں گا۔ Reconciliation ہونا تھا اس واسطے کہ 58(2)b نہ ہو ' جو جرائم ہوئے ہیں---

جناب چیئرمین، ذرا مختصر رکھیے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! پارلیمنٹ پر جو ناروا بالادستی ہے اس کاخاتمہ ہوناچاہیے تھا یعنی یہ مفاہمت ان چیزوں پر ہونی چاہیے تھی جہاں ملک کے عوام اور پارلیمنٹ کے اختیارات چھینے گئے ہیں۔ ان سے آمریت کی قوتوں کو دستبردار ہونا چاہیے تھا ' اور پھر reconciliation ہونا ' ایسی reconciliation جس میں وہ so called security council یعنی پارلیمنٹ پر بالادستی ' فوجی آمریت کے اداروں کی ' یہ عمل اور یہ مفاہمت reconciliation نہیں ہے۔ جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ ہم اس کو subversion سمجھتے ہیں اور ایک متنازعہ' ان لوگوں پر مقدمہ چلے گا جنہوں نے اس subversion میں حصہ لیا ہے یا جنہوں نے abate کیا ہے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک،جناب چیئرمین! لوگ کہتے ہیں کہ آج کا دن سیاہ باب ہے ' پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ کا سیاہ باب ہے۔ یہاں پر گھٹاٹوپ اندھیرا رہا ہے۔یہاں جرنیلوں نے

راج کیا ہے' یہاں آمروں اور ڈکٹیٹروں نے راج کیا ہے۔ یہاں عوام کا راج نہیں رہا ہے۔ آج جو establishment نے یہاں کے Parliamentarians پر خوف اور لالچ سے ان کے ضمیر کو methadone لگا کر سلایا ہے۔ آج کی تاریخ آپ لوگوں کو معاف نہیں کرے گی کہ آپ ایک جرنیل کو پھر غیرآئینی طور پر صدرمنتخب کر رہے ہیں اور لوگوں کے اوپر آپ تھوپ رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ چیئرمین صاحب! آج کا دن سیاہ رات نہیں ہے۔ ہمارے لئے وہ دن تھا جب نواب اکبربگٹی کو اس جرنیل نے شہید کیا اور آج بھی بلوچستان میں فوجی آپریشن جاری ہے۔ گزشتہ دنوں میں ہمارے چھ سو سات لڑکے کلچوائی سے گرفتار کئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں چیئرمین صاحب! آپ کے توسط سے آج کا جو یہ سیاہ باب ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پاکستان کی تاریخ میں عوام کی حاکمیت کی جدوجہد کے لئے جو اے پی ڈی ایم نے اختیار کیا ہے اس کی ہم بھرپور حمایت کرتے ہیں اور اس توقع کے ساتھ کہ یہاں پر عوام کا راج ہوگا ' ظالموں ' جابروں اور ڈکٹیٹروں کا راج نہیں ہوگا۔ جو جابروں کے ساتھ رہے گا اس کو تاریخ کبھی معاف نہیں کرے گی۔ شکریہ۔

سینیٹر کامل علی آغا، جناب والا! یہ رسمی قسم کی کارروائیاں میرے خیال میں اب بند کی جائیں کیونکہ بگٹی صاحب کی جماعت الحمدللہ ہمیں ووٹ دے رہی ہے اور باقی معاملات بھی آپ کے سامنے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں ایجنڈے کی کارروائی مکمل کی جائے کیونکہ الیکشن کا وقت ہونے والا ہے۔

Mr. Chairman: The item No. 2. Col. Tahir Hussain Mashhadi, please read the item No. 2. ------------

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman! I the Chairman of the Committee on Rules of Procedure and Privileges move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by

Senator Ms. Saadia Abbasi regarding the raid and search by the Police party at her residence on 5th June, 2003, be condoned till today.

**Mr. Chairman:** It has been moved under sub rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by the Senator Ms. Saadia Abbasi regarding the raid and search by the Police party at her residence on 5th June, 2003; be condoned till today.

*(Motion was carried)*

**Mr. Chairman:** Item No. 3.

**Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** I present the report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Ms. Saadia Abbasi regarding the raid and search by the police party at her residence on 5th June, 2003.

**Mr. Chairman:** Report stands presented. Item No. 4. Col. Syed Tahir Hussain Mashhadi.

**Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi:** I move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in presentation of report of the Committee on the privilege motion moved by Senator Ms. Saadia Abbasi regarding obstructing her at the entrance of the Parliament Building by a Police Officer while coming to attend the meeting of the Committee on Rules of Procedure and Privileges, be condoned till today.

*(The motion was carried)*

Mr. Chairman: Item No.5. .

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I present the report of the Committee on the Privilege Motion moved by Senator Ms. Saadia Abbasi regarding obstructing her at the entrance of the Parliament Building by a Police Officer while coming to attend the meeting of the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

Mr. Chairman: Item No. 6, again Col. Syed Tahir Mushhadi.

Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhadi: I present the report of Committee on the Privilege Motion moved by Senator Shahid Hassan Bugti regarding inaction by the Ministry of Interior on the letter of Deputy Chairman, Senate, regarding removal of the name of the mover from the Exit Control List (ECL).

جناب چیئرمین، آئٹم نمبر۔ ۷، آغا صاحب! آپ پیش کریں گے یا وسیم صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha: I beg to lay before this august House the following Ordinances as required by clause (2) (a) (ii) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

- i) The Pakistan Institute of Development Economics Ordinance, 2007.
- ii) The National Defence University Ordinance, 2007.
- iii) The Police Order (Amendment) Ordinance, 2007.
- iv) The Institute of Space Technology Ordinance, 2007.
- v) The Transplantation of Human Organs and Tissues

Ordinance, 2007.

vi) The Patents (Second Amendment) Ordinance, 2007.

vii) The Anti-Money Laundering Ordinance, 2007.

viii) The Federal Publice Service Commission (Amendment) Ordinance, 2007.

ix) The National Database and Registration Authority (Second Amendment) Ordinance, 2007.

x) The Industrial Development Bank of Pakistan (Re-organization and Conversion) Ordinance, 2007.

Mr. Chairman: Ordinances stand tabled. Prof. Khurshid Sahib.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، ہم اس کے اوپر protest کرتے ہیں کہ یہ برابر Ordinances آ رہے ہیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا! ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! یہ Questions اور Resolutions اگلی میٹنگ میں آ جائیں چنانچہ ان کو condone فرما دیں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔

سینیٹر کامل علی آغا، Already یہی decide ہوا تھا۔

جناب چیئرمین، جی محمد حسین صاحب! مختصر رکھیے گا۔

سینیٹر سید محمد حسین، استعفوں کے بارے میں ہمارے محترم جناب بابر غوری صاحب نے کہا کہ آپ سینیٹ سے استعفے نہیں دیتے، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں سے استعفیٰ دیتے ہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ یہ طریقہ تو ہم نے MQM والوں سے سیکھا ہے۔ جب انہوں نے کہا کہ ہم استعفے دیں گے اور حکومت سے بغاوت کی تو صدر مشرف نے جب ان کو

مکا دکھایا کہ اگر آپ لوگوں نے استعفے دے دیے تو تم ہوگے اور نہ تمہارا گورنر رہے گا۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان نے ڈیسک بجائے)

سینیٹر سید محمد حسین، یہ مکا دکھانے کے بعد دم دبا کر واپس کراچی چلے گئے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ حکومت نا انصافی سے کام لے رہی ہے۔ صدارتی امیدوار کے جو بیلٹ پیپرز چھپے ہیں، اس میں بھی سب سے پہلا نام پرویز مشرف کا ہے حالانکہ رولز کے مطابق سب سے پہلا نام وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں "الف" ہو اور وہاں پرویز مشرف کا نام لکھا گیا ہے۔ رولز کے مطابق امین فہیم کا نام لکھنا چاہیے۔ اگر آپ کہیں کہ اس کے نام میں مخدوم ہے تو وہ مخدوم اس کے نام کا حصہ نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، MMA کے باقی Leaders ہو چکے ہیں۔ آپ کے مندوخیل صاحب بول چکے ہیں۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! آج ہماری تاریخ میں ایک ایسا سیاہ باب رقم ہونے جا رہا ہے جس کا خمیازہ ہمیں آئندہ نسلوں تک بھگتنا پڑے گا۔

جناب چیئرمین، رضا صاحب! آپ کے ساتھی بول رہے ہیں۔ ۱۰ بجے balloting شروع ہوگی، جن ممبروں نے ووٹ ڈالنے ہیں انہوں نے جانا ہے۔ پہلے ہی میں نے بتا دیا تھا کہ اس سے پہلے اجلاس ختم کریں گے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: I hereby read now the prorogation orders. In exercise of the powers conferred by Clause 1 of Article 54 of the

Constitution of Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate Session summoned on Saturday the 6th October, 2007 on the conclusion of its business.

Sd/

**(Gen. Pervez Musharraf)**

President of Pakistan.

سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

والعاقبة للمتقین۔

-------------------

*[The House was then prorogued sine die]*

-------------------